

# ہواپو کی تلاش

متن: تھامس ایل ویلی  
تصاویر: سین سی. میلونی



اوپر: امریکن سنٹیر ڈیوڈ ملفورڈ کی  
رہائش گاہ روزویلٹ ہاؤس، نئی دہلی  
ہر ایک ارسوائی میں بڑے  
دور بائیں میں ہائین: ایک عام ہواپو  
پرنده، لوندھی گارٹن اور مالچا مارگ  
ہارگ میں برہمانی میڈا اور پارہیتہ

ہندوستان میں ایک کشش یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ارد گرد پرندوں کا مشاہدہ کرتے ہیں، صبح کی تفریح کے دوران انتہائی خوبصورتی کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کشش یہاں کے بڑے شہروں میں بھی موجود ہے۔

## سین

بیشہ سے فطرت کا دلدادہ رہا ہوں، خاص طور پر درختوں اور جھاڑیوں کا اور اسی طرح پرندوں کا بھی بہت زیادہ شوقین تھا، لیکن جب میں نے سنا کہ میرا تقرر ہندوستان میں ہو رہا ہے تو میری اس دلچسپی میں مزید اضافہ ہو گیا۔ میں ہمیشہ شمال کے معتدل علاقے میں رہا اور وہیں میری پرورش بھی ہوئی، اور برصغیر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ عجیب و غریب قسم کے پتھر پودوں سے بھرا ہوا ہے اور اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ انوکھے پرندوں سے بھی جوئے اور حیرت انگیز ہوتے ہیں۔ ایک چیز جو میرے لیے سب سے زیادہ نظر فریب تھی، اس کا نام ہو پو۔ ہد پو کے قبیل کا ایک پرندہ ہے۔ ایک پرندہ جس سے رومان اور مہم جوئی کے بہت سے قصے منسوب ہیں اور مجھے کہتے دیکھتے کہ بہت ہی الوکھا ہے۔ ہو پو اتنا لمبا ہوتا ہے جتنا کہ ایک چھوٹا کوا، جو رے، کالے اور سفید رنگوں کے امتزاج والے اس پرندے کی چونچ لمبی اور سیدھی ہوتی ہے جس سے کہ وہ گھاس کے اندر کیڑے مکوڑوں کو کھڑتا ہے، اس کی چال بالکل کھڑی ہوتی ہے جیسے کہ روڈ رنر۔ (سیکسیکا اور امریکہ کے صحرائی علاقوں میں پایا جانے والا ایک تیز رفتار پرندہ جو کوئل کی جنس سے ملتا جلتا ہے) اس کے علاوہ جاپانی نکلے کی طرح نکلے اور بند ہونے والی ایک کھٹی۔ ہندوستان میں یہ خواہش لے

کر آیا کہ ہو پو کو پاسکوں کا مگر کہاں؟

سب سے پہلے کرنے کا کام یہ ہے کہ جائے سکونت پر غور کیا جائے۔ پرندوں کی کچھ ضروریات ہوتی ہیں۔ فی الواقع ان کے لیے کھانا ہونا چاہیے۔ پرندے چکر اڑنے کی حد تک مختلف اقسام کی اشیاء کھاتے ہیں، جو ان کی جنس پر منحصر ہوتا ہے گو کہ یہ بہت زیادہ مددگار نہیں ہوتا ہے۔ دوسروں کے مقابلے کچھ زیادہ ہی انہیں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گھونسلہ بنانے اور اپنے تحفظ کے لیے انہیں جائے پناہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بعض اقسام کے پتھر پودے ہونے چاہئیں۔ حالانکہ بعض پرندے ڈھلوان پھانوں اور پرانے قلعوں کی دیواروں پر رہنے کے شوقین ہوتے ہیں اور انہیں رفاقت کے لیے اپنے ہی جیسا شوق رکھنے والے پرندوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

درحقیقت نئی دہلی میں پرندوں کے رہنے کے لیے جگہوں کی بہت زیادہ کثرت ہے۔ یہاں کافی پارک ہیں، کچھ پارک تو کافی وسیع ہیں۔ یہاں چھوٹی پہاڑیوں کے سلسلے ہیں جنہیں کم و بیش ان کی قدرتی حالت پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جھاڑیوں کا ایک جنگل ہے اور اس کے بعض حصوں میں بہت زیادہ پتھر ہیں۔ دریائے جمنا اپنی حد سے بڑھی ہوئی آلودگی کے باوجود اپنے کناروں اور اصل دھارے



دونوں مقامات پر ایک بہت بڑی تعداد میں پرندوں کی میزبانی کرتا ہے، خاص طور پر موسم سرما میں۔ یہاں پر ایک چڑیا گھر ہے جس میں پانی کے کئی دلکش ذخیرے ہیں جن میں آبی پرندے، نقل مکانی کرنے والے اور مستقل طور پر رہنے والے دونوں رہتے ہیں۔ مقبرے ہیں جو پورے شہر میں پھیلے ہوئے ہیں، بہت بڑی تعداد میں چوراہے ہیں یعنی ہریالی کے چھوٹے جزیرے جو بعض اقسام کے پرندوں کے لیے جائے پناہ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے لیے کھانے کا سامان بھی رکھتے ہیں۔ آخر میں ہم گھروں کے عقبی صحنوں کا ذکر کر سکتے ہیں، جہاں جھاڑیاں ہوتی ہیں، شاید ایک آدھ درخت بھی، ایک باٹھچے بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی طور پر ایک ایسی جگہ جہاں فیڈر اور بڑے ہاتھ یعنی پانی کی سہولت ہو سکتی ہے۔ اس لیے نئی دہلی میں پرندوں کے مشاہدے کے بہت زیادہ مواقع ہیں۔

یہاں تفریح کے لیے نکلے اور دیکھیے کہ کیا آپ کسی ہو پوکو دیکھ پاتے ہیں۔ لودھی گارڈن جائیے اور جوہر باغ والے حصے کی طرف سے شروع کیجیے، مناسب ہوگا کہ آپ کسی دن صبح کا انتخاب کریں جب کہ آسمان صاف ہو اور دن ابھی زیادہ گرم نہ ہوا ہو۔ گیٹ سے اندر جائیے اور چند قدم آگے بڑھیے۔ دائیں جانب ڈرا آگے بڑھ کر لمبے لمبے درختوں کو دیکھیے یہ ہورن ٹل (ایک پرندہ) کا علاقہ ہے۔ میں نے ایک بار ایک خوش گوار دو پہر گارڈن ریسٹورنٹ میں گزاری جہاں میں نے خاکستری رنگ کے ہندوستانی ہورن ٹل کے ایک سڑکنی خاندان کو ازنا سیکھتے اور اوپر ہی شاخوں پر چھپنا سیکھتے دیکھا۔ اب ہائیں جانب نظر دوڑائیے یہاں جا بجا ہائیں کے گھنے جھنڈے ہیں۔ اس جگہ کی زمین پر دیکھیے اور پرندوں کی دوڑ بھاگ اور چھپا ہوا ہوتے ہیں۔ یہ جنگلی میٹرس ہیں، ناشتہ لینے کے دوران انہیں دیکھتے رہیے۔

یہ کبھی خاموش نہیں بیٹھتے اور ان کو سات بھائی کا نام دینا بہت ہی مناسب ہے۔ اب تھوڑا اوپر دیکھیے ہائیں کے وسطی حصوں میں بہت ممکن ہے کہ بہت سارے ٹبل ہوں ریڈ وینڈیڈ اور ریڈ وینڈیڈ دونوں طرح کے، ایک شاخ سے دوسری شاخ پر چھدکتے ہوئے اور ایک دوسرے کو آواز دیتے ہوئے۔ ممکن ہے وہاں آپ کو گھریلو گوریے بھی ملیں، بالکل وہی چھوٹے بھورے پرندے جنہیں ہم واٹسن ڈی سی یا لندن کے آس پاس دیکھتے ہیں۔ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو ہم بعض ایسے درخت بھی دیکھ پائیں گے جن پر کہ ایک یا تین جتنی دارا تو چھپے ہوئے ہوں۔ اب تھوڑی دور اور آگے جائیں، آگے کا علاقہ کھلا ہوا ہے جس میں جا بجا جھاڑیاں ہیں۔ یہاں مینائیں ہیں عام اور براہمی دونوں قسم کی۔ یہ زمین پر ادھر سے ادھر چھدکتی ہیں، مزید خوراک کی تلاش میں اٹھاتی ہوئی چلتی ہیں۔ اس کوڑے کرکٹ میں (یا بچے کھچے کھانے میں) جسے شاید کچھ لوگوں نے چھوڑ دیا ہے۔ یہ جھاڑیاں ٹیلر برڈس (ایک خوش آواز ایشیائی پرندہ) کو پانے کے بہترین مقامات ہیں۔ سبز اور بھورے رنگوں کے یہ چھوٹے پرندے اپنی لمبی چوٹی کو اپنے لیے گھونسلہ بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سفید چشم (وامیٹ آئیز) سبز چوں کے رنگ کا ایک اور پرندہ ہے جس کی آنکھوں کے گرد ایک سفید دائرہ ہوتا ہے۔ یہ دونوں پرندے گھریلو گوریے سے بھی زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی پرندے کو دیکھنے کے لیے آپ کو بہت قریب جانا ہوگا۔ یہاں سے آگے مقبرے کی طرف دیکھیے، بہت ممکن ہے کہ آپ گردن کے گرد گلابی دائرے اور لمبی دم والے طوطے کو اس کی دیوار پر بیٹھا ہوا دیکھ لیں، شتانی سے یہاں وہاں ازنا ہوا ایک بلند ناگوار آواز کے ساتھ۔ یہ ایک سبز پرندہ ہے جس کی گردن کے گرد گلابی رنگ کی دھاری ہوتی ہے اور چوٹی گھری سرخ۔ اگر آپ اس کے ہیولے کو غور سے دیکھیں تو اس کی دم ہلکی نیلی نظر آئے گی۔ ایسا اس لیے ہے کہ فی الحقیقت وہ نیلی ہی ہے۔ آس پاس ہی تفریح یعنی طور پر



سرخ طوط والے طوطے 'مادہ گھونسلے میں اور نہ باہر' یو ایس ایم بیسی ہاوسنگ کمپاؤنڈ' نئی دہلی۔

یہاں پر ایک چڑیا گھر ہے جس میں آبی پرندے نقل مکانی کرنے والے اور مستقل طور پر رہنے والے دونوں رہتے ہیں۔



**یہ** کوئی دشمنی جیسی بات نہیں ہے کہ ہندوستان میں پرندوں کی ایک اندازے کے مطابق ۱۳۰۰ قسمیں پائی جاتی ہیں۔ واضح ہو کہ ان میں وہ موسمی پرندے بھی شامل ہیں جو مختلف موسموں میں افریقہ اور شمالی یورپ سے یہاں پہنچتے ہیں، اور جن کی کشش دنیا بھر سے پرندوں کے شائقین کو ہندوستان کے قومی پارکوں اور جنگلی جانوروں کی حفاظت کے لیے مخصوص مقامات کی سیاحت کے لیے کھینچ لاتی ہے۔ ہیروان ہند کے ان سیاحوں کی اکثریت اور شاید زیادہ تر ہندوستانی بھی جو چیز نہیں جانتے وہ یہ کہ ہندوستانی شہروں میں سڑکوں کے کنارے اکی جھاڑیوں اور درختوں پر بھی دل چاہ اور خوبصورت پرندوں کو روزانہ دیکھا جاسکتا ہے، جب کہ دوسرے ممالک میں یہ پرندے صرف چڑیا گھروں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ کسی امریکی شہر کے باشندے کے لیے اس پر شکوہ اور خوفناک آنکھوں والے پرندے کو کسی ہندوستانی شہر کے

پر شور و پرہنگام سڑک سے لگے ہوئے چھوٹے سے پارک میں خاموشی کے ساتھ کسی ٹکڑے سے رنے والے پانی پر چھوٹے ہوئے دیکھنا ایک ایسا حیرت انگیز لمحہ ہے جو کبھی مہلایا نہیں جاسکتا۔ البتہ ہندوستانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو اس سے محظوظ ہوتی ہے۔ بڑا واپنگ کلب ہیں، جن کے ارکان صبح سویرے چھل قدمی کے دوران اپنی آنکھوں کو درختوں پر بھائے رکھتے ہیں، آن لائن

پیشہ ور فوٹو گرافروں کے ذریعے لی گئی پرندوں کی تصویروں کی ایک بہت ہی وسیع گیلری ہے اور یہ ویب سائٹ شہر کے ایک کروڑ میں لاکھ باشندوں کے سچ رہائش پذیر پرندوں کی ۳۵۰ اقسام کی موجودگی والے کچھ بہترین مقامات کی نشان دہی کرتی ہے، مثلاً ٹائی گج گولف کلب کی ہریالی ان کا ایک اہم رہائشی علاقہ ہے، اسی طرح ایڈن گارڈن اور جھوہ پور پارک کے تالاب اور سائٹ لیک

<http://www.kolkatabirds.com>

Birds of Kolkata

کے قریب کی والدی زمین۔ اضرایا ہاٹ پوٹ سائٹ (<http://www.creationindia.com/birding/birds.html>) پر تصویریں نقشوں پر وندوں کے مساکن کی رپورٹوں کے سرکاری غیر سرکاری حوالے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بنگلور بڑوں کے سائٹ (<http://groups.yahoo.com/group/bghbirds/>) کے کنکشن سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ممبئی تکلیز

چینٹ گروپ ہیں جو پرندوں کے مشاہدوں سے متعلق رپورٹوں کا تبادلہ کرتے ہیں اور فوٹو گرافر ہیں جو شہروں میں رہنے والے پرندوں کی اپنی اپنی ہوئی تصویروں میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔ یہ ہندوستان کے متعدد بڑے شہروں میں موجود ہیں۔ کلکتہ کے پرندوں سے متعلق ویب سائٹ (<http://www.kolkatabirds.com>) پر مقامی شوقیہ اور

اس پر چونچ مارتا ہوا، ایک درخت سے اڑ کر دوسرے درخت پر پہنچ کر بھی وہ یہی کام کرتا ہے۔ یا ہو سکتا ہے نہایت ایک چھوٹا کھ پھوڑا جس کے پر سیاہ اور سفید ہوتے ہیں ہوائے ایک گھر سے سرخ رنگ کی کھنکی کے چلتے ہوئے سنتے جائیے۔ آپ سن سکتے ہیں کہ ہوائے بارش کی ٹوک ٹوک، ٹوک ٹوک جیسے کہ وہ نقل کر رہا ہو ایک مصروف ہتھوڑا چلاتے طحیرے کی۔ میں نے ایک بار چھوٹے کنڈ کے اندر دس بار ٹوک کی آواز شمار کی ہے۔ پھر اس کا چچا آواز گریں بارش ہے جو کہ پورے طور پر سب نہیں ہے کیونکہ اس کا سر بھورا ہوتا ہے جس کا بھورا پن آدھی دم تک پھیلا ہوتا ہے۔ وہ مسلسل کوتر کوتر کی بلند آواز نکالتا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ پرندوں کو آواز نکالنے کے لیے سانس لینے کی ضرورت نہیں ہوتی؟ ان کے پاس ایک طرح کی ہوا کا ایک مسلسل بہاؤ ہے کبھی اندر اور کبھی باہر۔ ہو سکتا ہے کہ انگریزی لفظ Through سے اس کا بہتر اظہار ہو کیوں کہ یہ ہم ہیں جو اندر باہر کرتے ہیں۔

آئیے اب ہم دیکھیں کہ کیا کوئی پرندہ ہمارے دیکھنے سے رہ گیا ہے؟ ہاں، اگر قسمت ساتھ دیتی تو ہم دیکھ سکتے کوئی خوش رنگ بگلا یا سفید چلی کین ہندی پر چڑیا گھر کی جانب اڑتا ہوا جو کہ بہت زیادہ دور نہیں ہے۔ یا ہو سکتا ہے کچھ موٹے پانی کے قریب اترا کر چلتے ہوئے اور اوپر نیچے اپنی دم ہلاتے ہوئے۔ یا اگر ہم پاسکتے کچھ سرخ لعابی پھول تو ہم دیکھ سکتے ایک ارغوانی (سرخ مال) رنگ کان بڑا۔ ایک خوب صورت منظر۔ دھنک کی طرح رنگ بدلنے والا۔ لیکن میں کبھی کوئی ہو پو نہیں پاسکا۔ اچھا، ہو سکتا ہے اگلی بار۔ □

آپ کو نیلی پہاڑی قمری (فاختہ) بھی نظر آئے گی۔ آپ خود کسی بھی موسم میں باہر نکلیں، خواہ یہ موسم سرما ہو، گرمیوں کے دن ہوں، بارش ہو رہی ہو یا سخت دھوپ ہو، ہر بار آپ کو یہ نظر آئے گی۔ اسی طرح دیگر اقسام کی فاختا کیں بھی، چلتے دار ہوں یا بھوری۔ آپ اپنی ہیٹ کا خیال رکھیں۔ یہیں میری اہلیہ پر اپنے بچوں کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے کوئے نے حملہ کر دیا تھا جب وہ اس کے گھونسلے کے کچھ زیادہ قریب چلی گئی تھی۔ ہاؤں کرو اس کوئے کے لیے کافی بڑا ہے۔ قندہ اور شور مچانے والا۔ عملاً ہر طرح کی غذا کھانے والا۔ ذرا اوپر دیکھیں، تقریباً چینی طور پر آپ ایک آوارہ چیل کی آسمان میں اڑتے ہوئے نشان دہی کر سکیں گے۔ وہی شکل کی اس کی دم یا تو چمیلی ہوئی ہوگی یا پھر کھٹی ہوئی۔ اس کے پر کناروں پر قندہ اچھلتے ہیں جب کہ وہ اپنی رفتار کو کنٹرول کرتا ہے۔

ہائیں جانب ذرا بہت کر درختوں کا ایک جھنڈ ہے۔ یہ درمیان قدم والے پرندوں کا مسکن ہے۔ اگر قسمت آپ کا ساتھ دے تو آپ چینی طور پر ایک قابل دید منظر دیکھیں گے، ایک شہری پشت والا کھ پھوڑا (ہد ہد) ایک درخت کے تنے پر چڑھتا ہوا، چھال کے نیچے کیڑے مکوڑوں کی تلاش میں



دور دائیں: ٹوک  
بچہ کا ایک جواڑا  
یا ایس ایبیسس  
کمہاوند نشی دہلی،  
دائیں: اورینٹل  
میگ ہائس روہن  
مالجا مارگ ہارک  
نشی دہلی۔

مصطف کے بارے میں: تھامس ایل ویلی، نئی دہلی میں واقع امریکی سفارت خانے میں ابلاغ عامہ کے افسر ہیں۔ وہ پرندوں کے مشاہدے کے شوقین اور ماہر نباتات ہیں۔ پچھلے دس برس سے وہ نچر اور ماحولیات کے موضوعات پر مضامین لکھتے ہیں۔